زِندگی کا کلام

حوالہ: یوحنا 5:15 آیت

''مَیں انگور کا درخت ہوں تم ڈالیاں ہو۔ جو مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس
میں وُہی بہت پھل لاتا ہے کیونکہ مجھ سے جُدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔''

کلام کے اِس حوالہ کو عام طور پر ہمارے خُداوند کی شخصی اور اِنفرادی تعلیم کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور یہ ہے بھی ایسا ہی۔ لیکن اِس کا حوالہ کلیسیاء کی طرف بھی ہے اور وہ یہ کہ زِندہ ممبر ہونے کی حیثیت سے وہ مسیح کی اُسی مہربان رُوح کو اپنے بدن میں ظاہر کرتے ہیں جب وہ اِکٹھے ہو کر ایک گروپ بناتے ہیں۔ اِبتدائی اپاسٹلز ہمیشہ مسیح کو کلیسیاء کا سربراہ لکھتے تھے جیسا کہ ہم کلسیوں 18:1 میں پڑھتے ہیں۔

کلسیوں 18:1 آیت:

''اور وُہی بدن یعنی کلیسیاء کا سَر ہے۔ وہی اِبتدا ہے اور مُردوں میں سے جی
اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا تاکہ سب باتوں میں اُس کا اوّل درجہ ہو۔''

اَب ہم بڑے صاف طور پر دیکھتے ہیں کہ مسیح کے بغیر ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ اِس لئے ہمیں چاہیے کہ ہم مسلسل اِس بات سے باخبر رہیں کہ ہم کبھی بھی سَر کے کردار کو نہ کم کریں اور نہ ہی تبدیل۔ کیونکہ اگر ہم ایسا کریں گے تو ہم طاقت کو کھو دیں گے۔

قضاۃ کی کتاب کے 13 تا 17 باب میں ہم سمسون کی زِندگی کے متعلق پڑھتے ہیں جو آج کی کلیسیاء کی زِندگی کی پشینگوئی کرتا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ خُدا نے سمسون کو بہت زیادہ طاقت اور قوت دی۔ کیونکہ اُس کو خُدا نے چُنا تھا۔ اور یہ طاقت اُس وقت تک اُس کے پاس رہی جب تک اُس نے خُدا کے ساتھ اِس عہد کو قائم رکھا کہ وہ اپنے بال نہیں کٹوائے گا۔

آج ہم بھی یہ مانتے ہیں کہ ہم خُدا کے چُنے ہوئے ہیں اور ہمیں کبھی بھی اِجازت نہیں دینی چاہیے کہ ہماری وفاداری کا عہد یعنی سَر ہم سے کاٹ ڈالا جائے جو ہم نے مسیح میں بپتسمہ کے ذریعے حاصل کیا کہ ہم اُس کی طرف ہوں گے اور سب چیزوں میں اُس کو اوّلیت دیں گے۔

ہم اُن تمام طاقتور واقعات کے متعلق پڑھ سکتے ہیں جو سمسون نے کئے جب خُداوند کی رُوح اُس پر آتی تھی۔ کیسے اُس نے نہتے ہاتھوں شیر کو چیر پھاڑ دیا۔ کس طرح اُس نے تیس آدمیوں کو قتل کر دیا جو اُس کی مخالفت میں آئے تھے۔ کس طرح اُس نے تین سو لومڑیوں کو پکڑا اور اُن کی دُموں کے ساتھ شمعیں باندھ دیں اور دُشمن کی فصلوں کو آگ لگا دی۔ کس طرح اُس نے گدھے کے جبڑے کو لے کر ایک ہزار فلستیوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور کس طرح جب پانی کی کمی کے باعث وہ ختم ہو چلا تھا

تو خُداوند نے ایک خالی کنویں سے اُس کو پانی مُہیا کیا۔ اور کس طرح شہر کے دروازے اور چوکیاں اُس کے لئے کھل گئیں تاکہ وہ اُن لوگوں سے بچ جائے جو اُس کو قتل کرنے کی سازش کر کے آئے تھے اور کس طرح اُس نے رسیوں کو اور کوڑوں کو جو اُس کو باندھنے کے لئے اِستعمال ہوئے تھے توڑ ڈالا۔ اِس کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ہیں جو سمسون کی کہانی میں لکھی ہیں۔ اُس کو برکت دی گئی تاکہ وہ یہ تمام چیزیں کر سکے کیونکہ اُس نے اپنے عہد کو قائم رکھا اور اپنے سَر کو مضبوط رکھا۔

ہم بھی جب مسیح میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں رہتا ہے تو یہ برکت حاصل کرتے ہیں کہ ہم بڑی بڑی چیزیں کریں کیونکہ تب ہی خُداوند کی رُوح ہم پر آئے گی تاکہ ہم دُشمن کی آزمائشوں سے جنگ کرسکیں اور اُن بندھنوں کو توڑ ڈالیں جنہوں نے ہمیں ہماری زِندگیوں میں باندھ رکھا ہے۔ اُن دیواروں کو توڑ ڈالیں جنہوں نے ہمارے اور اُس آزادی کے درمیان جو سچ میں ہمیں حاصل ہوتی ہے رُکاوٹ ڈال رکھی ہے۔ اِس طرح مسیح کے دُشمنوں کو تباہ کردیں تاکہ ہم اُس رُوحانی پانی سے اپنی پیاس بجھا سکیں جب ہم بہت مایوس ہوجاتے ہیں۔ جیسے سمسون کے ساتھ ہوا۔ ہم پڑھتے ہیں کہ اُس کی ساری طاقت جاتی رہی جب اُس نے اپنا سر مُنڈوا لیا۔ اِسی طرح ہم بھی اُس طاقت کو کھو دیتے ہیں جب ہم کلیسیاء کے سربراہ کو کسی طرح بھی تبدیل کرتے ہیں۔ سمسون اندھا ہو گیا جب اُس کی طاقت ختم ہوگئی۔ اِسی طرح ہمارے ساتھ بھی ہوسکتا ہے ہم دوبارہ اندھیروں میں چلنا شروع ہو جاتے ہیں اور ہمارے قدم لڑکھڑانے لگتے ہیں۔ سمسون نے اپنی طاقت کو اُس وقت پہچانا جب اُس کے بال دُوبارہ اُگنا شروع ہوئے۔ اور اُس نے خُداوند سے معافی مانگی اور کہا: ''اَے خُداوند خُدا مجھے یاد کر۔ اور مجھے دُوبارہ وہ طاقت دے۔''

اِس میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں ہر وقت محتاط رہنے کی ضرورت ہے اور کبھی بھی اپنے سَر کو بدلنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ مسیح کے اپنے اِلفاظ ہیں کہ

''میرے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے۔''

دوسری طرف مسیح کے اِن اِلفاظ کو بھی یاد رکھیں:

''میرے ساتھ رہ کر تم سب کچھ کر سکتے ہو۔''

اور اِس کی تصدیق یوحنا 7:15 آیت سے ہوتی ہے۔

یوحنا 7:15 آیت:

''اگر تم مجھ میں قائم رہو اور میری باتیں تم میں قائم رہیں تو جو چاہو مانگو۔ وہ تمہارے لئے ہوجائے گا۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئینز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: گلتیوں 16:5 تا 18 آیت

''مگر مَیں یہ کہتا ہوں کو رُوح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورا نہ کرو گے۔ کیونکہ جسم رُوح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور رُوح جسم کے خلاف اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تا کہ جوتم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔ اور اگرتم رُوح کی ہدایت سے چلتے ہوتو شریعت کے ماتحت نہیں رہے۔''

یہ بڑا ضروری ہو گیا ہے کہ ہم اِس زمانے کو پہچانیں جس میں کہ ہم رہتے ہیں جو کہ خُدا کے اپنے لوگوں کے لئے نجات کے منصوبے کے شان دار معیار کا وقت ہے اور اِس طرح اپنے آپ کو اُن خطرات کے خلاف ڈھالیں جو اِس مخصوص وقت کے لئے مخصوص ہیں۔

وقت بدل جاتا ہے اور ہمیشہ سے ایسا ہی ہوا ہے زیادہ تر لوگ وقت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کے لئے سُست ہوتے ہیں۔ نوجوان لوگ اکثر شکایت کرتے ہیں کہ اُن کے بڑے اُنہیں سمجھنے میں ناکام رہے ہیں۔ اُن کے بڑے گزرے ہوئے اچھے دِنوں کو یاد کر کے اُداس ہو جاتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی گزرے ہوئے زمانے کے لوگ نہیں ہیں ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم موجودہ زمانے کے لوگ ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم خُدا کی مرضی کے مطابق موجودہ زمانے کو قابو کریں اور اِس سے اُس برکت کو اَخذ کریں جو ہماری اَزلی رُوح کے لئے ضروری ہے۔ موجودہ زمانے سے مقابلہ کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ ہم جدید مقاموں اور مرحلوں کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ ہمیں چاہیے کہ جو چیز اچھی ہے اُس کو قبول کریں اور جو بُری ہے اُس کو ردّ کریں اور ہمیشہ اُن چیزوں پر نظر رکھیں جو ہمارے وقت میں خُدائی مُکاشفہ ہیں۔

اِبتداء میں خُدا نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا۔ وہ وقت ہم سے بہت پیچھے رہ گیا ہے۔ اپنے وقت میں یسُوع نے نجات کے کام کو قائم کرنے کے لئے کام کیا اور پھر اپنے پہلے رسولوں کو بھیجا۔ یہ بھی بہت پہلے واقعہ ہوا۔ یسُوع نے اُس وقت کا بھی ذِکر کیا جب وہ دُوبارہ اپنے کام کو مکمل کرنے کے لئے آئے گا۔ اور اپنے لوگوں کو اپنے ساتھ لے جائے گا۔ اُس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ ہم اُس وقت کو کیسے پہچان سکتے ہیں جب وہ دُوبارہ واپس آئے گا۔

یسُوع نے ایک غیر مبہم نشان کے متعلق بتایا جو اُس کے آنے کے وقت ہوگا کہ جیسے نوح کے زمانے میں تھا۔

متی 37:24 آیت:

''جیسا نوح کے دِنوں میں ہوا ویسا ہی ابنِ آدم کے آنے کے وقت ہوگا۔''

نوح کا وقت کیسا تھا؟ خُدا نے خود اِن اِلفاظ میں اِس کو بیان کیا:

''میری رُوح اِنسان کے ساتھ ہمیشہ مزاحمت نہ کرتی رہے گی کیونکہ وہ بھی تو بشر ہے۔''

بدن عارضی اور قابلِ فنا ہے۔ بدن کا مطلب ہے مادی طریقے سے سوچنا۔ بدن گُناہ کی لذت ہے۔ بدن خُدا کی نافرمانی اور اُس سے مزاحمت ہے۔ بدن خُدا کے بغیر اور اُس سے اجنبیت ہے۔ بدن خُدا کے کلام کو سُننے میں تیاری کی کمی ہے۔ بدن اِنسانیت کی فطرت کو بُرا بناتا ہے جو کہ شروع میں خُدا کی شبیہہ پر بنایا گیا تھا۔ یہ وقت جس میں اِنسان بدنی بن گیا تھا جیسا کہ نوح کے زمانے میں تھا اُس مقام پر پہنچ گیا تھا جہاں خُداوند نے اُن کی آنکھیں کھول دیں۔ اِس وقت کو پہچاننے کے لئے ناکام نہیں ہوسکتا جب ویسا ہی ہو گا جیسا کہ نوح کے زمانے میں ہوتا تھا۔

ہمارے زمانے کے متعلق یہ بات بڑی عام ہے کہ''ہر چیز کو آسان سمجھو۔'' اِن چند اِلفاظ میں موجودہ زمانے کے لوگوں کے زِندگی کے متعلق عام رویّے کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ وہی وقت ہے جس میں کہ ہم رہتے ہیں اور جو لودیکیہ کی کلیسیاء کا نمایاں وقت تھا یعنی نیم گرم رویّہ۔ ''ہر چیز کو آسان سمجھو'' میں ایسا رویّہ نظر آتا ہے جو کہ غیر ذمہ دارانہ ہے۔ مادی زِندگی غیرضروری باتیں اور پرواہ نہ کرنا یہ سب باتیں خُداوند کی تعلیم کے خلاف ہیں جو ہمیں بتاتی ہے کہ ہم مخلص ہوں اور فرض شناس بھی۔ ایک بین الاقوامی مسلح تصادم۔ ہمیں رُوح اور بدن کی اِس جنگ کو سنجیدہ طور پر دیکھنا چاہیے کیونکہ اِس کے اثرات دُوررس ہیں۔ پولوس رسول اِس کشمکش کو کس سنجیدگی سے دیکھتا ہے۔

گلتیوں 24:5 آیت:

''اور جو مسیح یسُوع کے ہیں اُنہوں نے جسم کو اُس کی رغبتوں اور خواہشوں
سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔''

پُرانے اِنسان پر قابو پانا آسان نہیں یہی وجہ ہے جس کی وجہ سے ہم رُوح میں دُوبارہ پیدائش کو حاصل کرتے ہیں۔

رومیوں 6:8 آیت:

''اور جسمانی نیت موت ہے مگر رُوحانی نیت زِندگی اور اِطمینان ہے۔''

جسمانی نیت رکھنے میں کتنی اذیت ہے اور رُوحانی نیت میں کتنی خوشی اور اِطمینان اگر ہم رُوح کے مطابق زِندگی گزارتے ہیں۔

اپاسٹل پیٹر کوہلن (مرحوم)

جرمنی

زِندگی کا کلام

حوالہ: اِمثال 1:20 آیت

’’مَے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے
اور جو کوئی اِن سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں۔‘‘

آج کی دُنیا میں خُدا کا کلام اکثر بُھلا دیا جاتا ہے جب ہم ٹی وی پر ایسے پروگرام دیکھتے ہیں جہاں شراب نوشی کو پسندیدہ دِکھایا جاتا ہے۔

اِس طرح بہت سے لوگ خاص طور پر نوجوان یہ سوال کرتے ہیں کہ شراب نوشی کو اِتنا غلط کیوں کہا جاتا ہے؟ خُدا نے ہمیشہ یہ اعلان کیا ہے کہ درست مقاصد کے لئے اور دوائی کے طور پر پینا ٹھیک ہے۔

واعظ 7:9 آیت:

’’اپنی راہ چلا جا۔ خوشی سے اپنی روٹی کھا اور خوش دِلی سے اپنی مَے پی کیونکہ
خُدا تیرے اعمال کو قبول کر چُکا ہے۔‘‘

بے شک اِس کا مفہوم یہی ہے کہ خُدا کے ساتھ اپنا دِل ٹھیک رکھیں اور کسی طرح کی زیادتی نہیں ہونی چاہیے اور جیسا ہمارے حوالہ میں بتایا گیا ہے اپنے دِل کو ٹھیک رکھنے کی ضرورت ہے۔

بائبل مقدس میں پہلی دفعہ جب شراب نوشی کا غلط اِستعمال کیا گیا اور اِنسان نے اپنے آپ کو مسخرہ بنایا، پیدائش 9 باب میں درج ہے۔ جہاں یہ لکھا ہے کہ نوح نے انگور کا ایک باغ لگایا اور اُس نے مَے پی اور نشہ میں ہو گیا اور اپنے خیمہ میں برہنہ ہو گیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیں یہ دھوکہ نہیں کھانا چاہیے کہ ہم اِس کو قابو کر سکتے ہیں۔ ہمیں اِس پر کنٹرول کرنا سیکھنا چاہیے نہ کہ یہ ہمیں کنٹرول کرے۔ اور بہت جلد یہ ہمارا مذاق بنا دے گی۔ ہم میں سے بہت سے غلط راہ پر لگ جاتے ہیں جب وہ شراب کے متعلق اِشتہار دیکھتے ہیں۔ مَیں ایک جائزہ رپورٹ میں پڑھ رہا تھا اور مَیں نے دیکھا کہ تقریباً 90 فیصد نوجوانوں نے شراب اور اُس کے اثرات کے متعلق غلط جواب دیئے۔ ایک سوال یوں تھا کہ ’’کیا شراب سے بنا ہوا شربت تقویت دیتا ہے؟‘‘ بہت نے جواب دیا، ’’ہاں۔‘‘ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قوت کو مبہم کرتا ہے۔

بہت سارے لوگ زِندگی کی مشکلات کا حل ڈُھونڈنے کے لئے شراب نوشی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ لیکن افسوس! کہ وہ بدترین حالت میں پڑ جاتے ہیں۔ جب ہم یسُوع کی اُس زِندگی پر غور کرتے ہیں جو اُس نے اِس زمین پر گزاری تو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جانتا تھا کہ صلیب پر جان دینے سے کیا ہو گا۔ کتنا درد اور تکلیف ہو گی۔ وہ اُس کی زِندگی میں کتنی مشکل

صورت حال ہوگی اور ہم مرقس 23:15 میں دیکھتے ہیں کہ جب وہ اُسے صلیب دینے لگے تو اُنہوں نے اُس کو پینے کے لئے سِرکہ مِلی ہوئی مَے دی۔ لیکن اُس نے اُس کو قبول نہ کیا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جانتا تھا کہ وہ اپنی تمام صلاحیتوں پر قبضہ رکھتا ہے۔ اُسے اِس صورتِ حال سے نکلنے کے لئے حوصلہ افزائی کے لئے شراب کی ضرورت نہ تھی۔

ہم یوحنا 28:19 تا 30 آیت میں پڑھتے ہیں کہ کس طرح یسُوع نے اپنے کام کو مکمل کیا۔

یوحنا 28:19 تا 30 آیت:

''اِس کے بعد جب یسُوع نے جان لیا کہ اَب سب باتیں تمام ہُوئیں تاکہ نوِشتہ پورا ہو تو کہا کہ مَیں پیاسا ہوں۔ وہاں سِرکہ سے بھرا ہوا ایک برتن رکھا تھا۔ پس اُنہوں نے سِرکہ میں بھگوئے ہوئے سپنج کو زُوفے کی شاخ پر رکھ کر اُس کے مُنہ سے لگایا۔ پس جب یسُوع نے وہ سِرکہ پیا تو کہا کہ تمام ہوا اور سر جُھکا کر جان دے دی۔''

دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ یسُوع نے مَے کا اِنکار کیا مگر سِرکہ کو قبول کیا۔ ہمیں اپنے مسائل کا سامنا کرنے کے لئے سیکھنا چاہیے۔ دُنیاوی شراب کی مدد سے نہیں بلکہ رُوحانی معموری کے ذریعے سے جس کو پولوس رسول بڑی خوبصورتی سے افسیوں 18:5 آیت میں یوں بیان کرتا ہے۔

افسیوں 18:5 آیت:

''اَور شراب میں متوالے نہ بنو کیونکہ اِس سے بدچلنی واقع ہوتی ہے بلکہ رُوح سے معمور ہوتے جاؤ۔''

اور یوحنا رسول اپنے پہلے خط میں یوں لکھتا ہے۔

1-یوحنا 4:4 آیت:

''اے بچو! تم خُدا سے ہو اور اُن پر غالب آ گئے ہو کیونکہ جو تم میں ہے وہ اُس سے بڑا ہے جو دُنیا میں ہے۔''

اور یاد رکھیں ہم اِسی رُوح کو بوتے اور کھاتے ہیں جب ہم یسُوع کے خُون کی زِندہ مَے میں حِصّہ لیتے ہیں۔

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئنیز لینڈ

زِندگی کا کلام

حوالہ: یرمیاہ 5:27 آیت

’’کہ مَیں نے زمین کو اور اِنسان و حیوان کو جو روئے زمین پر ہیں اپنی بڑی قدرت اور بلند بازو سے پیدا کیا اور اُن کو جنہیں مَیں نے مناسب جانا بخشا۔‘‘

3-مارچ 1969 کو مَیں لندن میں ایک ایسی جگہ پہنچا جو مجھے ہندوستان لے کر گئی تاکہ مَیں اپنے مِشن کو جو مجھے خُداوند کی طرف سے مِلا تھا مکمل کروں۔ یعنی اپاسٹالک کام کو دوسرے مرحلے میں اپاسٹالک سرگرمیوں کو برصغیر ہندوستان خُداوند کے فضل کے پاس لاؤں۔ اِس لئے 3- مارچ کا دِن ہندوستان میں خُدا کے لوگوں کے لیے بہت اہم ہے۔

جیسے کہ ہر ہندوستانی مسیحی جانتا ہے کہ ہندوستان آنے والا سب سے پہلا اپاسٹل توما رسول تھا۔ اپاسٹل توما کو عام طور پر شک کرنے والے رسول کے طور پر دُنیا میں جانا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پہلے اپاسٹلز میں سے سب سے زیادہ دُور دراز علاقے میں کام کرنے والا بھی وہی تھا اور اُس نے جنوبی ہندوستان میں مسیحی کلیسیاء کی بنیاد رکھی۔ اور آخرکار مالاپور میں شہادت کے ذریعے اپنی قیمت ادا کر دی۔ مدراس کے علاقے کو ہندوستان سے باہر بہت کم لوگ جانتے ہیں۔ جس سے شیکسپیئر کے اِن اِلفاظ کی تصدیق ہوتی ہے جن کو اُس نے جولیس سیزر میں یوں لکھا ہے:

’’وہ برائی جو آدمی کرتا ہے اُس کے بعد بھی زندہ رہتی ہے لیکن اُس کی اچھائی اُس کی ہڈیوں کے ساتھ ہی دفن ہو جاتی ہے۔‘‘

یہ بڑا عجیب سا رویہ لگتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ لوگ توما رسول کو شک کرنے والے رسول کے طور پر زیادہ جانتے ہیں۔ بجائے یہ کہ وہ ایک عظیم مبلغ اپاسٹل تھا۔ بہرحال اِس حقیقت کو بدلا نہیں جا سکتا کہ اُس نے دوسرے اپاسٹلز کی نسبت تبلیغی مشن کو دُنیا کے زیادہ دُور دراز علاقے میں پہنچایا۔ اور آج ہندوستان میں مسیحیت کی تاریخ 2ہزار سال پرانی ہے اور اِس کا ذمہ دار وہ ہی ہے۔ مگر افسوس کہ توما رسول کی شہادت کے بعد ہندوستان میں خُدا کا کام اُس بڑی برکت کو کھو بیٹھا جس کی رہنمائی ایک زِندہ اپاسٹل کر سکتا تھا۔ مسیحیت کا کام باقی دُنیا کی طرح چلتا رہا لیکن بغیر زِندہ اپاسٹل کے۔

خُدا نے مجھے تحریک دی کہ میں اپاسٹالک کام کو ہندوستان لے کر جاؤں اور جب مَیں وہاں گیا تو میرے سامنے ایک بہت بڑا کام تھا۔ چنانچہ خُدا نے مجھے یرمیاہ 5:27 آیت والے اِلفاظ دیئے لہٰذا آج کے حوالہ کے اِلفاظ ہم سب کے لئے حقیقت اور طاقت کے طور پر ہمیشہ کام میں آ سکتے ہیں۔ اِس میں خُدا ہم سب کو یقین دِلاتا ہے کہ وہ خالق ہے اور اُس نے اپنی بڑی طاقت سے اپنا بازو پھیلا کر اِن سب چیزوں کو بنایا۔ اِلفاظ کے آخر میں ہمیں وہ وعدہ اور یقین دہانی نظر آتی ہے جو واضح طور پر ہم سب کے لئے ہے۔ یہی بات 1969 میں اُس نے مجھے پہنچائی ’’اور اُن کو جنہیں مَیں نے مناسب جانا بخشا۔‘‘

سادہ اِلفاظ میں اس کا مطلب یہ ہے کہ خُدا جو چاہے ہمیں دے سکتا ہے اگر وہ اِس کو صحیح سمجھتا ہے۔

1969 میں جب خُدا نے مجھے یہ کلام دیا تو مَیں سمجھا کہ مجھے اُس پر اعتماد کرنا چاہیے اور اِس طرح ہندوستان میں وہ میرے کام کو برکت دے گا۔ اور زِندہ اپاسٹلز کا کام پھر سے اُس مُلک میں قائم ہو گا۔ اُس کے فضل سے میرا یہ اعتماد پورا ہوا اور اُس کے فضل سے برصغیر کے طول وعرض میں اُس کے فضل کا کام دُوبارہ قائم ہوا۔ اُس وقت سے کچھ لوگ میرے دُشمن بن گئے اور وہ بھول گئے کہ وہ اچھا کام جو خُدا نے میرے وسیلے کیا وہ مکمل ہو چُکا۔ یہ اُن تمام لوگوں کے حوصلہ افزائی کا باعث ہو گا جو خُداوند کے لئے اچھا کام کرنا چاہتے ہیں اگرچہ نفرت کرنے والے اور غلط لوگ بعد میں اُس پر کیچڑ اُچھالیں گے۔ جو کیچڑ اُچھالتے اور پھینکتے ہیں وہ پہلے کیچڑ سے اپنے ہاتھ گندے کرتے ہیں اگر ہم خلوص دِل اور ثابت قدمی سے خُدا کا کام کرتے ہیں کیونکہ ہم خُداوند سے پیار کرتے ہیں اور بغیر کسی اور مفاد کے کرتے ہیں نہ کسی لالچ سے نہ ذاتی اہمیت کے لئے اور نہ ہی ذاتی خواہش کے لئے۔ پھر ہم کو یقین رکھنا چاہیے کہ خُدا ہمیں کبھی نہیں بھولے گا اور آخر میں فتح ہماری ہی ہو گی۔

اپاسٹل بِل امیری (مرحوم)

اِنڈیا

Word of Life — No.21 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: زبور 105:119 آیت

''تیرا کلام میرے قدموں کے لئے چراغ
اور میری راہ کے لئے روشنی ہے۔''

یہ حوالہ ہمیں بتاتا ہے کہ خُدا کا کلام زِندگی کے سفر میں جبکہ ہمیں بہت سارے فیصلے کرنے کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا فیصلہ کرنے کے لئے مشورہ لینا پڑتا ہے۔ ہمارے قدموں کے لئے چراغ اور ہماری راہ کے لئے روشنی ہے۔

حال ہی میں بائبل سوسائٹی نے ایک طویل فہرست جاری کی ہے جو مختلف موقعوں پر ہماری راہنمائی کرتی ہے اِس کو مندرجہ ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

-1	اگر ہم پر غلط الزام لگایا گیا ہے۔	1-پطرس 16:3 تا 17 آیت
-2	دوسروں کے ساتھ رنجش۔	1- کرنتھیوں 13 باب

-3	حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے۔	یشوع 1:1 تا 9 آیت
-4	شک وشبہات کی صورت میں۔	زبور 42
-5	برداشت کے لئے۔	یعقوب کا خط 10:5 تا 11 آیت
-6	پریشانی اور حسد میں۔	زبور 37
-7	زِندگی کے لئے راہنمائی۔	متی 5 تا 7 باب
-8	نفرت کی صورت میں۔	1-یوحنا 9:2 تا 11 آیت
-9	بے کار ہونے کی صورت میں	امثال 11:12 آیت
-10	جائزیت کے لئے۔	لوقا 46:6 تا 49 آیت
-11	خُدا کی مرضی کو جاننے کے لئے۔	امثال 1:3 تا 8 آیت
-12	تنہائی کی صورت میں۔	زبور 23، عبرانیوں 5:13 تا 6 آیت
-13	شادی کے لئے۔	عبرانیوں 4:13، پیدائش 24:2، امثال 22:18 آیت
-14	ضرورت کے وقت۔	متی 25:6 تا 34 آیت
-15	بڑھاپے میں۔	زبور 13:92 تا 15 آیت
-16	ذہنی سکون کے لئے۔	فلپیوں 6:4 تا 8 آیت
-17	سوال و جواب کے لئے۔	2- تمتھیس 23:2 تا 25 آیت
-18	آرام وسکون کے لئے۔	متی 25:11 تا 30 آیت
-19	نجات کے لئے۔	یوحنا 16:3 تا 21 آیت
-20	آزمائش کے وقت۔	1- کرنتھیوں 13:10 آیت
-21	فہم وسمجھ کے لئے۔	امثال 29:14 تا 34 آیت
-22	ملاقات کے لئے۔	یعقوب کا خط 26:1 تا 27 آیت
-23	دُنیوی معاملات کے لئے۔	لوقا 34:21 آیت، 1-پطرس 7:5 آیت
-24	اِختتام کے لئے۔	واعظ 13:12 تا 14 آیت

ہم جانتے ہیں کہ بائبل مقدس وہ کتاب ہے جو تمام عمر کے لوگوں کے لئے ہے اور ہمارے تمام سوالوں کا جواب اِس میں شامل ہے۔

یسعیاہ 8:40 آیت:

''ہاں گھاس مُرجھاتی ہے پھول کملاتا ہے پر ہمارے خُدا کا کلام اَبد تک قائم ہے۔''

اپاسٹل کلف فلور

نارتھ کیوئنیز لینڈ

Word of Life No.22 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: یسعیاہ 3:42 آیت

''وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا اور ٹمٹماتی بتّی کو نہ بُجھائے گا۔ وہ راستی سے عدالت کرے گا۔''

ایک مسلاّ ہوا سرکنڈہ کمزور ہوتا ہے۔ اِسے ٹوٹ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ایک ٹمٹماتی بتی ذرا سی بے احتیاطی سے بجھ جاتی ہے۔ ہر شخص کے اندر کوئی نہ کوئی کمزوری ہوتی ہے۔ ابھی تک کوئی کامل اور مکمل اِنسان سامنے نہیں آیا۔ مسلّے جانے سے تکلیف اور درد ہوتی ہے اور بعض اوقات یہ ہمیں بے دِل کر دیتی ہے سوائے اُس وقت کے جب ہم اپنی کمزوری کو دیکھیں اور اپنے ساتھی اِنسانوں پر بوجھ نہ ڈالیں۔ یا ہم ساتھی اِنسانوں کی کمزوریوں کو نمایاں کریں اور اُنہیں ''تنگ'' کریں جو کہ اکثر جگہوں پر دیکھا گیا ہے۔

یہاں پھر وہ جھٹکا لگتا ہے کہ وہ مکمل طور پر ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے۔ ایک مُکّہ باز (باکسر) اکثر اُسی جگہ پر مُکّہ مارتا ہے تاکہ اپنے مخالف کو گرا دے۔

اپنی صورتِ حال کو دیکھتے ہوئے ہم خُدا کے معیار کو دیکھتے ہیں۔ ہمیں رومیوں 23:3 کو دیکھنا چاہیے جہاں لکھا ہے:

''کیونکہ سب نے گُناہ کیا اور خُدا کے جلال سے محروم ہیں۔''

یسعیاہ نبی کے اِلفاظ ہمارے زخموں پر مرہم رکھتے ہیں۔ ایک وعدہ ہے جو نہ کسی پر اِلزام لگاتا ہے اور نہ ہی کسی پر سزا کا حُکم دیتا ہے۔ بلکہ اُس کے مقابلے میں مدد کی پیش کش کرتا ہے کہ مسلہ ہوا سرکنڈہ توڑا نہیں جائے گا۔ بلکہ اُس کو طاقت دی جائے گی تاکہ وہ ٹھیک ہو جائے۔ ٹمٹماتی بتّی (مدھم شعلے کی طرح) کو حوصلہ دیا جائے گا تاکہ وہ ایک چمک دار شعلہ بن جائے۔ یہ قدیم نبوتی کلام خُدا کے اُس موثر عمل کو ظاہر کرتا ہے جو خُداوند یسُوع مسیح کے وسیلے سے بنی نوع اِنسان کو دیا گیا۔ وہ ہمیں کھڑا (ٹھیک) کرنا اور آزاد کرنا چاہتا ہے۔ ایک مسلی ہوئی گندم کے پودے کی شاخ متاثرہ حصّے کے گرد اِکٹھی ہو جاتی ہے

تاکہ وہ اُس کو دُوبارہ اُٹھ کھڑا کرے۔ تاکہ گندم کی بالیں کٹائی کے لئے پک جائیں۔ یسُوع مسیح ہمیں دُوبارہ تعمیر کرتا ہے اور آگ جلنا شروع ہو جاتی ہے۔ اُمید ہمارے دِلوں کو بھر دیتی ہے۔ خوشی ہمارے اِرد گرد بڑھتی ہے کچھ چیزیں اپنی اہمیت کھو دیتی ہیں مگر پھر دوسری اُس کی جگہ اہم ہو جاتی ہیں۔ ہمارے خیالات بدلتے رہتے ہیں۔ ہم مسیح میں نئے ہو جاتے ہیں۔

یسُوع نے زکائی محصول لینے والے کو موقعہ دیا کہ وہ اپنی سابقہ غلطیوں کو چھوڑ کر پھر سے اچھا بن جائے۔ زکائی نے فوراً توبہ کی۔ وہ غلط کو درست کرنے کے لئے تیار تھا۔ یسوع نے گُناہ کو ردّ نہ کیا۔ بلکہ اُسے درست راہ پر آنے کے لئے اُس کی مدد کی۔ یسُوع گُناہ کا مخالف ہے لیکن توبہ کرنے والے گنہگار کو وہ قبول کرتا ہے۔ یہ حقیقت ہم پر زور دیتی ہے کہ ہم اپنے ساتھی گنہگاروں کی مدد کریں اور اُن سے محبت کریں جیسا کہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ہو۔

یسُوع کی طاقت پر اِیمان رکھنے کا یہ بھی مطلب ہے کہ ہم ہار نہیں مانیں گے۔ قدرتی طور پر ہماری اندرونی گُناہ کی حالت ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم اپنے گھٹنوں پر ہو جائیں اور حوصلے اور اُمید کے ساتھ اُس کو تباہ کریں۔ لیکن عین اِس وقت یسُوع پوری طاقت اور جلال کے ساتھ اپنا کام کرتا ہے کیونکہ آسمان اور زمین پر اُس کو اِختیار دیا گیا ہے۔ نبی کے یہ اِلفاظ یسُوع مسیح میں حقیقت بن جاتے ہیں۔ اِیمان لانے والے دِل میں خوشی آ جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتا ہے: ''نہیں! نہیں! وہ مسلے ہوئے سرکنڈے کو نہیں توڑے گا اور ٹمٹماتی بتّی کو بُجھنے نہیں دے گا۔

اپاسٹل والٹر بالٹی برگر (ریٹائرڈ)

سوئٹزرلینڈ

Word of Life No.23 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: مرقس 36:8 تا 38 آیت

''اور آدمی اگر ساری دُنیا کو حاصل کرے اور اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ اور آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے؟ کیونکہ جو کوئی اِس زناکار اور خطاکار قوم میں مجھ سے اور میری باتوں سے شرمائے گا ابنِ آدم بھی جب اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اُس سے شرمائے گا۔''

اِس حوالہ میں ہمیں یاد دِلایا گیا ہے کہ اِس زمین پر زِندگی گزارنے کا آخری نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ ہم میں سے کوئی بھی اِس سے بچ نہیں سکتا کیونکہ یہ خُدا کا منصوبہ ہے۔ جب اُس نے اِس زمین کو اور جو کچھ اِس میں ہے اُس کو بنایا تو اِس سب کا

مقصد تھا۔ اِس کو ازلی و ابدی نہیں ہونا تھا۔ یہ تو ایک وسیلہ تھا تا کہ ہم لوگوں کو تیار کریں تا کہ وہ خُدا کی جو کہ بلند ترین آسمانوں میں ہے تخلیق کی عظیم برکت میں حِصّہ لے سکیں۔ ہم جانتے ہیں کہ شیطان نے اِس منصوبے کو بے اثر کر دیا جب وہ بنی نوع اِنسان کے اندر داخل ہو گیا اور اُسے مجبور کیا کہ وہ خُدا کے فضل سے نیچے گر جائے۔ اور خُدا کا بیٹا نہ رہے۔ اَب اُس کے لئے ایک سزا تھی۔ خُدا مجبور ہو گیا کہ وہ اپنا فیصلہ دے۔ یہ فیصلہ دُنیا کے شروع ہی سے ہو چُکا تھا کیونکہ دُنیا خُدا کے کلام کے خلاف چلی تھی۔ بُرائی کو اچھائی سے علیحدہ کرنے کے لیے فیصلہ تو ہونا تھا۔ اور خُدا نے یہ آخر میں رکھا تا کہ وہ اِس کو واپس بحال کرے اور اُس کا اِبتدائی منصوبہ اور وعدہ پورا ہو جائے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم جانتے ہیں کہ یہ اِنسان کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ واپس بحال ہو جائے تا کہ وہ ایک دفعہ پھر خُدا کا بیٹا بن جائے۔ جب تک کہ خُدا دوسرے آدم کو پیدا نہ کرے۔ یہ دوسرا آدم ہمارا نجات دہندہ اور خُداوند یسُوع مسیح ہے جو اِس دُنیا میں اِبتدائی موروثی گُناہ کے بغیر پیدا ہوا۔ پھر اُس نے وہ سب کچھ مکمل کیا جو خُدا اِنسان سے پہلی پیدائش کے وقت توقع رکھتا تھا۔

اَب دُنیا میں ایک نئے راستے کے لئے دروازہ کھل گیا تھا۔ ایک نئی مخلوق جو کہ خُدا کے اِبتدائی منصوبے کی تکمیل کے لئے تھی پیدا ہوئی۔ لیکن چونکہ دُنیا میں اِنسانوں کے ذہنوں میں شیطان گھس گیا تھا اَب یہ ایک اِمتحان بن گیا ہے اور ابھی بھی جدائی ہے۔ لیکن پھر بھی وقت ہے جو خُداوند مسیح کے پیچھے چلتے ہیں اُن کو بہت بڑا اِنعام دیا گیا ہے لیکن آخر میں وہ وقت آنے والا ہے جب وہ جنہوں نے خُدا کے کلام کو نظرانداز کیا اُن کی عدالت اُن کے اعمال پر مبنی ہوگی۔

ہم اُس وقت میں رہتے ہیں جن کو یہ بہت بڑی برکت دی گئی ہے۔ وہ برکت جو خُدا نے باغِ عدن میں اِنسان کو دِکھائی۔ ایک ایسی برکت جو خُدا جانتا تھا کہ وہ دُنیا میں ایسے وسائل پیدا کرے گا کہ وہ اِس اِنعام کو حاصل کریں اور اِس کی پشینگوئی وہ چار دریا تھے کہ ہم دُنیا کی فصل کو پانی دیتے ہیں خُدا کے کلام کے ذریعے اور اُن وعدوں کے ذریعے اور دُنیا کی آبادی فصل کی کٹائی کے دِن تک سے پہلے اِس میں بڑھ سکتی ہے۔

بائبل مقدس میں ہم پڑھتے ہیں کہ وہ جو بادلوں پر بیٹھا ہے یعنی ہمارا خُداوند اور نجات دہندہ یسُوع مسیح اُس کے ہاتھ میں درانتی ہے۔ وہ اُس درانتی کو آگے بڑھائے گا اور کٹائی کرے گا۔ یہ پہلی کٹائی ہے ہر کوئی اِس کٹائی میں نہیں آئے گا صرف وہ ہی اِس کٹائی میں آئیں گے جنہیں ہمارا خُدا اپنے ساتھ لے جائے گا تا کہ اپنے باپ خُدا کے سامنے اُن کو پیش کرے۔ دوسری کٹائی بعد میں ہو گی۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی کٹائی عدالت کے لئے ہو گی۔ ہمارا اِس دوسری کٹائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ ہمیں موقع دیا گیا ہے کہ ہم پہلی کٹائی کا حِصّہ بنیں جو کہ ہمارا خُداوند سچائی اور راست بازی کے ساتھ کرے گا۔ یسُوع مسیح کا فضل اِتنا قیمتی ہے کہ وہ جانتا ہے کہ اُس کے لوگ کون ہیں جن کو وہ اِس فضل کے ذریعے اپنی کٹائی میں شامل کرے گا۔

ہم جانتے ہیں کہ پانی کے بغیر دریا کا تصور بے کار ہے۔ ہمارے خُداوند نے اِس دریا میں پانی بھیجا ہے اور کلیسیاء رُوح القدس کے ذریعے اِس زِندگی کا ذریعہ ہے تا کہ وہ ہمارا اُستاد بن کر ہمیں اِطمینان دے۔ اِس کٹائی کا مالک بنے، ہمارا

راہنما بنے اور ہمیں وہ چیزیں سِکھائے جو ہمارے خُداوند نے سِکھائی تھیں اور کلیسیاء کی مختلف خدمتوں کے ذریعے ہمیں تعلیم دے۔ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے خُداوند نے بھی جب وہ اِس زمین پر تھا اِس کے متعلق بتایا تھا بلکہ اُس نے آگاہ کیا تھا کہ وہ دیکھیں کہ ہماری رُوح خُداوند کی طرف سے ہے یا نہیں۔ وہ اِس بات کی تصدیق کرتے ہیں اگر وہ یہ اِقرار کرتے ہیں کہ یسُوع ہی مسیح ہے۔ ہم اِس ٹیسٹ کو عمل میں لا سکتے ہیں صرف کلیسیائی عبادت میں ہی نہیں بلکہ جو کچھ ہم ریڈیو پر سُنتے ہیں اور ٹیلی ویژن پر دیکھتے ہیں یا اپنی بات چیت میں کہتے ہیں۔ اگر یہ مسیح کی تعلیم کے مطابق نہیں تو ہمیں اِس کو نظرانداز کر دینا چاہیے۔ اگر ہم سچ کو مانتے ہیں اور اِس پر چلتے ہیں تو ہم خُدا کی بادشاہی کے لئے تیاری کرتے ہیں کیونکہ ہم خُدا کی بادشاہی کی تبلیغ کرتے ہیں اور اِنسان کو اِس میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ اُس وقت کلیسیاء کو اِن واقعات سے پہلے خاص برکت دی جائے گی۔ یسعیاہ نبی نے اپنے وقت میں کلیسیاء (صیون) کی خاص برکت کو مشکل ترین اوقات میں دیکھ لیا تھا۔

یسعیاہ 5:4 تا 6 آیت:

”تب خُداوند پھر کوہِ صیون کے ہر ایک مکان پر اور اُس کی مجلس گاہوں پر دِن کو بادل اور دُھواں اور رات کو روشن شعلہ پیدا کرے گا۔ تمام جلال پر ایک سائبان ہوگا۔ اور ایک خیمہ ہوگا جو دِن کو گرمی میں سایہ دار مکان اور آندھی اور جھڑی کے وقت آرام گاہ اور پناہ کی جگہ ہو۔“

اپاسٹل کلف فلور
نارتھ کیوئنز لینڈ

Word of Life — No.24 - 2014

زِندگی کا کلام

حوالہ: پیدائش 8:3 تا 10 آیت

”اور اُنہوں نے خُداوند خُدا کی آواز جو ٹھنڈے وقت باغ میں پھرتا تھا سُنی اور آدم اور اُس کی بیوی نے آپ کو خُداوند خُدا کے حضور سے باغ کے درختوں میں چھپایا۔ تب خُداوند خُدا نے آدم کو پُکارا اور اُس سے کہا تُو کہاں ہے؟۔ اُس نے کہا مَیں نے باغ میں تیری آواز سُنی اور مَیں ڈرا کیونکہ میں ننگا تھا اور مَیں نے اپنے آپ کو چُھپایا۔“

اِس سال کے چھ مہینوں سے زیادہ کا عرصہ پہلے ہی گزر چُکا ہے۔ کیا ہم نے اِس عرصے کو خُدا کو تلاش کرنے میں

گزرا؟ خُدا نے اپنے نبوتی کلام میں نبی کے مُنہ سے یہ بتایا ہے کہ اِس کو چُھپن چُھپائی کا کھیل نہ سمجھا جائے کیونکہ اِس کو تلاش کرنا ہمارے دِل کی ضرورت ہے۔ کیا ہم اُس کو تلاش کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں؟ یا کیا ہم ابھی تک سوچ ہی رہے ہیں کہ اِس ''تلاش'' کو شروع کریں۔

پہلا اِنسان شیطان کے دھوکے میں آ یا اور اِس کے ذریعے سے وہ نافرمان ہوا اور خُدا کے اِعتماد کو غلط اِستعمال کیا۔ جب اُنہوں نے احساس کیا تو اُنہوں نے خُدا کے سامنے سے اپنے آپ کو چُھپایا۔ اوپر لکھی ہوئی تمام کہانی اُن کے زوال کی دردناک اذیت کی عکاسی کرتی ہے۔ آدم اور حوا کو خُدا کے سامنے سے چُھپانا پڑا۔ ابھی تک وہ باغِ عدن ہی میں تھے لیکن گُناہ نے اُن کے دِلوں میں ایک خوف ناک چیز پیدا کر دی۔ یعنی اپنے خالق کا ڈر۔

آج بھی وہ لوگ جو اِنسان کے گُناہ آلود زوال کو کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اِس خیال کے حامی ہیں کہ حوا کی چھوٹی سی کمزوری کو سزا بہت سخت دی گئی۔ لیکن اُنہیں دُوبارہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ آدم اور حوا جیسی ایسی شان دار مخلوق جنہیں جنت کے اندر شان دار گھر ملا ہوا تھا۔ اُن کو تمام مخلوقات کا تاج بنایا گیا جو صرف خُدا کے ساتھ رابطہ رکھتے تھے۔ وہ اچانک اپنے خالق کے سامنے ڈر گئے!

قادرِ مطلق خُدا جو کہ محبت کا باپ ہے اِس ڈر کو اچانک کیسے ختم کر سکتا تھا کہ اُس کے اپنے ہاتھ سے بنائی ہوئی چیز اپنے آپ کو چُھپائے بلکہ وہ اُس کو تلاش کر رہا تھا۔ اِس لئے پہلے کس کو سزا ہوئی؟ کیا وہ خود خُدا نہیں جس کو یہ دیکھنا تھا کہ اُس کی مخلوق اُس سے علیحدہ ہو جائے؟ اُس کی موجودگی سے ڈرے اور اپنے آپ کو چُھپانے کی کوشش کرے! کیا آدم اور حوا نے پہلے خُدا کو نہیں چھوڑا؟ پھر وہ کس طرح باغِ عدن میں رہائش کو جاری رکھ سکتے تھے اِس ڈر سے کہ خُدا اُن کو دیکھ لے گا کہ وہ کیسے بن گئے ہیں۔ وہ مکمل جسم جس کو خُدا نے بنایا تھا اَب انجیر کے پتوں سے ڈھانپا گیا تھا۔ کیا ہم سوچ سکتے ہیں کہ اِن لوگوں نے کیا کیا؟ وہ اپنے ننگے پن سے شرماتے تھے جو اُن کے زوال سے پہلے عظیم آرٹسٹ یعنی خُدا کی خوبصورتی اور یک جہتی کی عکاسی کرتی تھی! چونکہ آدم کو جنت میں جانے سے روک دیا گیا تو وہ بغیر خُدا کے رہنے کا عادی ہو گیا۔ انجیر کے پتوں کے وقت کے بعد اُس نے اپنے ننگے بدن کو چُھپانے کے لئے زیادہ سے زیادہ ذرائع تلاش کئے۔

آج بہت سارے لوگ اِس بات کا احساس نہیں کرتے کہ اپنے آپ کو خُدا سے چُھپانا بالکل بے کار ہے۔ تمام تر پوشیدگیوں کے باوجود ہمارا خالق خُدا دیکھتا ہے کہ کسی کو چُھپانے کے نیچے کیا رکھا ہے۔

قدیم ایام سے لے کر موجودہ زمانے تک خُدا سُنتا ہے کہ اُس کی مخلوق اُسے کیا جواب دے رہی ہے مثلاً ''مَیں اَمیر ہوں اور میرے پاس چیزوں کی اِفزائش ہے اور مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں!''

مکاشفہ 17:3 آیت:

''اور چونکہ تُو کہتا ہے کہ مَیں دولت مند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی چیز

کا محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تُو کم بخت اور خوار اور غریب اور اندھا اور ننگا ہے۔''

''ہمیں آرام میں چھوڑ دو ہم تمہارے بغیر رہ سکتے ہیں؟ ہم اِس دُنیا کے مالک ہیں۔''

دو ہزار سال ہوئے اِس دُنیا میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کو خُدا نے بنایا تھا یعنی اُس کا اپنا بیٹا۔ اِس یسُوع نے جنت تک واپسی کے لئے راستہ تیار کیا۔ اِس سے پہلے کہ اُس کے ساتھی مخلوق اُس کو پہچان سکتے اُنہیں گہری توبہ کے اندر یہ اِلفاظ سُنائی دیئے۔

''کیا تم نہیں جانتے کہ تم کم بخت اور خوار اور غریب اور اندھے اور ننگے ہو۔'' مکاشفہ 17:3 آیت

اِس بات کو تسلیم کرنے کے بعد ہی اِنسان محسوس کرتا ہے کہ ''مجھے پورے دِل سے خُدا کی تلاش کرنی چاہیے۔ کیونکہ میرے اندر اپنے نجات دہندہ خُداوند یسُوع مسیح کی مہربانی سے اپنے خالق خُدا سے ملنے کی خواہش دُوبارہ پیدا ہو گئی ہے۔ پھر وہ چیز واقع ہوتی ہے یعنی خُدا کو دُوبارہ تلاش کر لیا جاتا ہے!

بنی نوع اِنسان کی تخلیق سے لے کر اَب تک ایک عظیم ترین واقعہ رُونما ہوتا ہے کہ ایک نیا اِنسان جو خون اور گوشت میں الٰہی صفات رکھتا ہے یعنی یسُوع مسیح پوری دُنیا کا مسیحا پیدا ہوتا ہے اِس لئے اِنسان کو خُدا سے بھاگنے اور چُھپنے کی ضرورت نہیں۔ گہوارے سے لے کر صلیب تک وہ خُدا کے نُور میں رہا۔ اُسے چُھپانے کی ضرورت نہیں۔ کوئی گُناہ اُسے اُس کے آسمانی باپ سے علیحدہ نہ کر سکا۔ وہ اُس کا فرمانبردار تھا! اور اَب یہ جاری رہ سکتا ہے کہ یسُوع کی قربانی کے وسیلے سے توبہ کرنے والا ہر گنہگار اور کھویا ہوا بیٹا اپنے آپ اُس مقام کو دُوبارہ حاصل کر لیتا ہے کہ وہ خُدا کا بیٹا ہے۔ یسُوع نے وعدہ کیا ہے کہ جو حقیقت میں اُس کے پیچھے چلتے ہیں وہ وہاں ہوں گے جہاں وہ ہے۔ اُس کا گھر آسمان پر ہے اور وہ راہ اور دروازہ ہے جو اُس تک پہنچا سکتا ہے۔ اگرچہ بعض اوقات وہ راستہ ہمارے لئے تنگ ہوجاتا ہے۔ خُدا پھر بھی ہمیں مل جاتا ہے جب ہم اُس کی تلاش کرتے ہیں۔

آیئے! جب وہ ہمیں بلاتا ہے ہم اپنے آپ کو نہ چُھپائیں۔ خُدا نے آدم اور حوا کے لئے جانور کی کھال سے کپڑے بنائے اور اُن پر خون چھڑکا تاکہ وہ ننگے نہ رہیں۔ آج بھی ہماری گُناہ آلود فطرت کو رحم، فضل، پیار اور راست بازی کے کپڑوں سے ڈھانپ دیا گیا ہے تاکہ اُس کو پورے دِل سے تلاش کرنے کے بعد ہم دُوبارہ خُدا کے سامنے جا سکیں۔ وہ ملنا پسند کرتا ہے!

اپاسٹل اینڈرے رگرین (ریٹائرڈ)

فرانس